THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی للعہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اللہ کی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۹ | مورخہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعہ | مطابق ۱۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حرم ثانی کو ۲۶، ۲۷ کی درمیانی شب ضعف دل کے دورے کے سبب سخت تکلیف ہوگئی۔ رات بھر طبیعت خراب رہی۔ حضور تمام رات تیمارداری میں لگے رہے اور ایک گھنٹہ بھی نہ سو سکے۔ نماز فجر کے بعد طبیعت خدا کے فضل سے روبصحت ہونی شروع ہوئی۔ احباب ان کی صحت کے لئے بہت دعا فرمائیں۔

مقدمہ مسجد کبوتراں والی سیالکوٹ میں ۲۶ تا ۲۹ تاریخیں مقرر ہیں۔ اس میں شہادت دینے کے لئے جناب حافظ روشن علی صاحب جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب جناب ماسٹر علی محمد صاحب اور جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تجارت جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال گٹ فیکٹری کے حسابات کے ملاحظہ کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے

اخبار احمدیہ

سندھ میں تبلیغ احمدیت

پچھلے ماہ کے اخیر میں ہم دونوں مبلغ سندھ کے ایک ایسے حصہ میں تبلیغ کے لئے گئے جہاں سخت دھوپ اور پانی نہ ملنے کے باعث مسافر ایسے گھبرا جاتے ہیں۔ کہ ان کی لاشیں پیاس کی وجہ سے راستہ میں پائی گئیں۔ جب ہم راستہ کاٹتے کاٹتے ایک گاؤں میں پہنچے۔ تو پیاس سے بے تاب ہو گئے۔ ہر چند کوشش کی۔ کہ کسی گھر سے پانی مل جائے۔ مگر نہ ملا۔ کیونکہ مرد سب باہر کاشتکاری میں مصروف تھے۔ اور مستورات نے پانی پلانے سے انکار کر دیا۔ مسجد میں ایک گھڑا مل گیا جس میں دو تین گلاس پانی تھا۔ جیسا بھی تھا۔ بسم اللہ اور الحمد للہ کر کے پیا۔ اور آگے روانہ ہوئے۔ راستے میں گاؤں کے باہر نصف میل پر ایک راجباہ کو پندرہ بیس آدمی پانی کے لئے صاف کرتے نظر آئے۔ ان کے ملّا سے سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا۔ اس کے بے ہودہ سوالات اور

خاکسار کے معقول جوابات نے ایک فہمیدہ شخص پر ایسا اثر کیا کہ اس نے کہا۔ یہ مُلّا آپ سے جہالت کے سوال کرتا ہے آپ خاموش رہیں۔ اور مہربانی کر کے دوپہر میرے مکان پر گذار کر عصر کو روانہ ہوں۔ ہم اس کو ایک فضل الٰہی سمجھ کر واپس اسکے ہمراہ آئے۔ اور تمام دن اسے تبلیغ کی۔ بحمد اللہ کہ مع اپنی بیوی کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان لے آیا۔ اور ہم رات دوسری جگہ چلے گئے۔ وہاں بھی بفضلہ تعالیٰ دو جگہ پر اچھی کامیابی ہوئی۔ اور ۲۳ نفر داخل سلسلہ ہوئے۔ جن کی فہرست حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دی گئی ہے خاکسار بقاپوری امیر تبلیغ سندھ

ایک احمدی خاتون کی قابل قدر مالی قربانی

ہمارے مکرم محترم بزرگ مرزا ناصر علی صاحب وکیل و امیر جماعت احمدیہ فیروزپور کی اہلیہ محترمہ نے احمدیہ مسجد فیروزپور کی خستہ حالت دیکھ کر مبلغ پانصد روپیہ کی گرانقدر رقم برائے مرمت مسجد و سامان دریوں وغیرہ کے لئے اور مبلغ پانصد روپیہ مقامی جماعت کے یتامیٰ و مساکین کے لئے کل مبلغ ایک ہزار عطا فرمایا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ خدا ہماری بہنوں کو اسی طرح بیش از بیش خدمات دینی کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد صادق ۔ ناظر امور عامہ

ضلع ہزارہ میں تبلیغ احمدیت

پیر محمد زمان شاہ صاحب وکیل سکرٹری انجمن احمدیہ مانسہرہ اطلاع دیتے ہیں:۔ بالاکوٹ ضلع ہزارہ میں تبلیغ کا کام شروع ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے پانچ اور آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ انہیں دعوۃ الامیر پڑھنے کے لئے دی گئی ہے۔ بالاکوٹ میں دعوۃ الامیر کا باقاعدہ درس بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ حالات بہت امید افزا ہیں۔

مسلمانوں کے تنزل کے اسباب

جس الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ ۲۵ جون چھپا تھا۔ وہ بعض احباب طلب کر رہے ہیں۔ اخبار اتنا زائد نہیں چھپوایا جاتا۔ کہ سینکڑوں کی تعداد میں بعد اشاعت کے مہیا کیا جا سکے۔ اگر جماعہائے احمدیہ جو اس خطبہ کی اشاعت اپنے اپنے شہروں اور علاقوں میں کرنا چاہتی ہے۔ تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ تو یہ خطبہ ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر دفتر الفضل مہیا کر سکتا ہے۔ ۱۵ اگست تک ہر جماعت کی طرف سے تعداد مطلوبہ کا آرڈر آ جانا چاہیئے۔ جو بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اور درخواست کنندہ کو مع محصولڈاک وصول کرنا ہوگا۔ مینیجر الفضل قادیان

الوداعی دعوت

جماعت احمدیہ فیروزپور کے دو نہایت مخلص اور جوشیلے دوست منشی محمد عبد اللہ صاحب سکرٹری بیت المال اور منشی احمد جان صاحب سکرٹری تبلیغ کی علی الترتیب راولپنڈی و دارجیلنگ تبدیلی ہونے پر ۱۳ر جولائی بعد نماز مغرب لجنۃ اماء اللہ شہر فیروزپور کی طرف سے دعوت طعام دیگئی اور ایڈریس پیش کیا گیا۔ ۱۴ر جولائی کو احباب جماعت کی طرف سے ہر دو اصحاب کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ اور بعض احباب نے مناسب موقعہ تقریریں کیں۔ جن کا منشی محمد عبد اللہ صاحب نے جواب دیا۔

ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو بھائیوں کے ساتھ ہو۔ اور انہیں خدمت دین کے بیش از بیش موقعے اور توفیق عطا فرمائے۔ محمد امیر۔ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ

بنگال احمدیہ ایسوسی ایشن کے کارکن

بنگال احمدیہ ایسوسی ایشن کے امیر حضرت مولانا سید محمد عبد الواحد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے چاٹگام کالج کے عربی پروفیسر مولوی عبد اللطیف صاحب کو یکم مئی ۲۶ء سے تین سال کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے انجمن کے کام انجام دینے کے لئے حسب ذیل کارکن مقرر فرمائے ہیں۔

(۱) مینیجر (انچارج دفتر) خاکسار سید سعید احمد، مقام برہمن بڑیہ ضلع ٹپرا بنگال۔ (۲) چیف سکرٹری خان صاحب مولوی ابو الہاشم خان چوہدری صاحب ایم اے بی ٹی (۳) سکرٹری صیغہ دعوت و تبلیغ۔ مولوی ایم۔ ایم خلیل الرحمان صاحب بی اے۔ (۴) سکرٹری صیغہ تالیف و اشاعت۔ مولوی ابو محمد حسام الدین حیدر صاحب بی اے (۵) سکرٹری صیغہ تعلیم و تربیت۔ مولوی مبارک علی صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی (۶) سکرٹری صیغہ امور عامہ۔ مولوی محمد ابو صادق علی صاحب وکیل (۷) سکرٹری صیغہ امور خارجیہ مولوی غلام صمدانی صاحب بی اے۔ (۸) سکرٹری صیغہ تنظیم مولوی عبد السبحان صاحب (۹) سکرٹری صاحبہ مجلس نسوان سیدہ حسن اختر بانو صاحبہ (بنت مولوی سید عبد الواحد صاحب مرحوم) (۱۰) آڈیٹرز۔ مولوی ابو محمد حسام الدین حیدر صاحب بی اے اور مولوی محمد یٰسین صاحب۔

علاوہ اس کے چار ڈپٹی سکرٹری۔ بھرت پور۔ ڈھاکہ تجورا۔ بیلاکوبا وغیرہ مقامات میں مقرر فرماتے ہیں۔ ہر ایک ڈپٹی سکرٹری صاحب اپنے اپنے علاقہ میں سب صیغہ جات کا کام انجام دیا کرینگے۔ ڈپٹی سکرٹری صاحبان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(۱) مولوی حافظ طیب اللہ صاحب (۲) مولوی ابو حامد محمد علی انوار صاحب (۳) منشی عباس علی صاحب (۴) منشی احمد علی صاحب۔ خاکسار:۔ سید سعید احمد احمدی مینیجر بنگال احمدیہ ایسوسی ایشن۔ برہمن بڑیہ

اعلان نکاح

قریشی مشتاق احمد صاحب خلف الرشید ہمشیرہ زادہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ناطہ خان صاحب محمد نواب خان صاحب تحصیلدار عرائض نویس لودہراں کی دختر کے ساتھ ۱۱ر جولائی کو ہوا۔ احباب صدق دل سے دعا فرمائیں کہ رشتہ مبارک ہو خاکسار محمد شفیع۔ رسالدار سیر بھکر

(۲) عبد المجید پسر بابو محمد عبد الغنی صاحب قوم شیخ ساکن میرٹھ چھاؤنی کا نکاح صدیقہ بیگم بنت منشی محمد صدیق صاحب احمدی ساکن چھاؤنی میرٹھ سے پانصد روپیہ مہر پر ۹ر جولائی کو مسجد مبارک قادیان میں ہوا۔ اور حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بابرکت کرے۔ ذوالفقار علی خان۔ ناظر امور عامہ قادیان

(۳) میرزا حاکم بیگ صاحب موجد تریاق چشم گوجرات کا نکاح ثانی مسماۃ فضل بیگم دختر میاں نور الدین صاحب سکنہ ... سے دو صد روپیہ حق مہر پر جناب مولوی فضل الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں نے ۹ر جولائی کو پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد دین سکرٹری انجمنہائے احمدیہ حلقہ تھال

درخواست دعا

عاجز کو چند مشکلات درپیش ہیں۔ اور ایک مقدمہ بھی دائر ہے۔ تمام احباب جماعت سے ملتجی ہوں۔ کہ درد دل سے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ کمترین محمد صدیق احمدی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان

(۲) خاکسار ایک عرصہ سے گھر پر بیکار بیٹھا ہے۔ اور روزگار کی تلاش میں ہے۔ ناظرین الفضل دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم بیکاری کی کٹھن بلا سے جلد نجات دے۔ اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ عاجز صمصام الدین احمد۔ سونگڑہ۔

(۳) میرے والد ڈاکٹر فیض علی صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ احسان علی ...

وی پی کی اطلاع

۱۶ر اگست کا پرچہ ان اصحاب کے نام وی پی ہوگا۔ جن کا چندہ الفضل ۱۵ر جولائی سے ۱۵ر اگست تک کسی تاریخ میں ختم ہوتا ہے ایسے سب احباب کی چِٹوں پر سرخ نشان ہے۔ جن کو ۱۶ر اگست کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔ جو وی پی واپس فرمائینگے۔ ان کے نام پرچہ تا وصولی قیمت امانت رہے گا۔ احباب توسیع اشاعت الفضل کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔ ماہ جولائی میں ایک تہائی وی پی واپس آئے ہیں گویا تین سو میں سے سو خریدار کا پرچہ امانت میں رکھنا پڑا۔ جو قابل افسوس امر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء

ہندوستان میں عیسائیت کا کام

ہندوستان میں اس قدر مشنری سوسائٹیاں میدان عمل میں اُتری ہوئی ہیں۔ اور ان کا کام اتنا وسیع ہے کہ ان کی سرگرمیوں کے متعلق ٹھیک اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن انگلینڈ کے ہیڈ مشن کے سکرٹری صاحب نے گذشتہ دنوں جو لیکچر دیا۔ اس میں ہندوستان میں مشنری کام کی وسعت کے متعلق جو امور واقعہ بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے بلاشبہ وہ لوگ حیرت زدہ ہو جائیں گے جو عیسائی مشنریوں کی اہل ہند کو عیسائی بنانے کی کوششوں کو کوئی وقعت نہیں دیتے۔ اور ان کی طرف سے بالکل غافل بیٹھے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ تمام چرچوں اور مشنوں کے بارہ ہزار سے کم آدمی نہیں۔ جو ہندوستان میں کسی نہ کسی طریق سے عیسائیت کی اشاعت کر رہے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو تعلیمی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور برٹش ہندوستان اور ہندوستانی ریاستوں میں جو بڑی بڑی تعلیم گاہیں ہیں ان کا انتظام اکثر انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو عیسائی کیا جاتا ہے۔ گو ان کا اکثر حصہ ادنیٰ طبقہ اور تعلیم سے بالکل بے بہرہ لوگوں کا ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہندوستان کی دیگر اقوام کے مقابلہ میں عیسائیوں کی تعلیمی حالت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ جس کا ثبوت گذشتہ مردم شماری کی رپورٹ سے ملتا ہے۔ ہندوستان کی تمام اقوام میں فی ہزار مرد ۱۳۹ اور فی ہزار عورتیں ۲۱ پڑھی لکھی ہیں۔ لیکن ہندوستان کے عیسائیوں میں پڑھے لکھے مردوں کی تعداد ۳۵۵ فی ہزار اور عورتوں کی ۲۱۰ فی ہزار ہے۔

یہ تناسب اس سے بھی زیادہ نمایاں ہوتا۔ اگر ان کثیر التعداد لوگوں کی تعلیم کے متعلق عیسائیوں کو مشکلات درپیش نہ ہوتیں۔ جو ادنیٰ اور اچھوت اقوام سے عیسائی بنتے ہیں۔ کیونکہ ان کو تعلیم کی طرف مائل کرنا بجائے خود ایک بہت وقت طلب کام ہے۔

عیسائی مشنوں نے عام لوگوں کو فوائد پہنچا کر اپنی طرف مائل کرنے اور عیسائی بنانے کے لئے جو کام جاری کر رکھے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا درجہ طبی امداد کو حاصل ہے جو بہت وسیع پیمانہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں اس وقت ۲۳۱ مشن ہسپتال ہیں۔ جن میں پانچ ہزار مریضوں کے لئے بستر ہیں۔ علاوہ ازیں ۱۸۷ چھوٹے شفاخانے ہیں۔ ۸ تپ دق کے سینیٹوریم اور ۴۸ کوڑھی خانے ہیں ان میڈیکل مشنوں میں یک صد یورپین اور ۴۰۰ ہندوستانی مرد ڈاکٹر اور ۱۹۵ یورپین اور ۲۷۱ ہندوستانی لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ کل میزان سند یافتہ ڈاکٹروں کی ۱۱۶۲ اور تربیت یافتہ نرسوں کی ۸۲۹ ہے۔ اندازہ یہ ہے کہ ان ہسپتالوں میں سالانہ حاضری کی میزان تین لاکھ سے اُوپر ہے۔

عیسائی مشنریوں کے کام کی وسعت کا قیاس اس سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ قریباً چالیس لاکھ پونڈ سالانہ صرف ہندوستان میں خرچ کیا جا رہا ہے ۔

عیسائی مشنریوں کی ان سرگرمیوں سے ظاہر ہے کہ عیسائی صاحبان نہ صرف حکومت کے لحاظ سے بلکہ مذہب کے لحاظ سے بھی تمام دُنیا پر قبضہ و تصرف کر لینے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اور اگر مذہبی غلبہ کا مدار ظاہری ساز و سامان اور انسانی کوششوں اور سرگرمیوں پر منحصر ہوتا۔ تو کبھی کی ساری دُنیا پر عیسائیت ہی عیسائیت نظر آتی۔ اور دیگر مذاہب کا نام و نشان مٹ جاتا۔ لیکن چونکہ عیسائیت میں وہ روحانی کشش اور زندگی نہیں ہے۔ جو ایک سچے مذہب میں ہوتی ہے۔ اس لئے باوجود اس قدر کوششوں اور اس قدر سامانوں کے اسے متوقع کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ تاہم جس حد تک بھی خدا سے دور کی مخلوق کو تثلیث پرستی کے حلقہ میں داخل کر چکی ہے اور جس سرگرمی اور تندہی سے اس میں مشغول ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی سبق آموز ہے۔ جو اسلام کی حفاظت اور اشاعت سے بالکل لاپرواہ ہو بیٹھے ہیں کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسلمان جن کی اس وقت دنیا میں بہت بڑی تعداد ہے۔ جو دنیا کے ہر ملک میں پھیلے جاتے ہیں۔ جن کے پاس کچھ نہ کچھ کئی حکومتیں بھی ہیں۔ ان کی طرف سے کوئی ایک مشن بھی تو تبلیغ اسلام کا کام نہیں کر رہا۔ اور کسی کو بھی اس طرف توجہ نہیں ہے۔ اہل یورپ کو عیسائیت سے جس قدر تعلق اور واسطہ ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ لوگ کروڑوں روپے غیر مذاہب کے لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ اور ان کے لاکھوں آدمی اس کام میں لگے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ عیسائیت سے تعلق نہ رکھنے والوں کی دنیا میں جتنی تعداد بڑھے گی۔ اتنا ہی زیادہ ہماری دنیاوی طاقت میں اضافہ ہوگا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کی سمجھ میں اتنی موٹی بات بھی نہیں آتی۔ وہ دنیا طلبی کے لئے اسلام کے بڑے سے بڑے حکم کی خلاف ورزی کرنا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ وہ دنیوی اغراض کے لئے حکومتوں سے ٹکرانا آسان خیال کرتے ہیں لیکن انہی اغراض کے پورا ہونے کا جو آزمودہ طریق ہے۔ اور جس میں دنیا کا بھی فائدہ ہے۔ اور دین کا بھی۔ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے ۔

کاش مسلمان اپنے دلوں میں اسلام کی سچی اور حقیقی محبت پیدا کریں کہ اسلام کی خدمت میں لگ جائیں۔ اپنے اوقات اپنے اموال اپنے آرام و آسائش کو اس کے لئے قربان کر دیں۔ تا نہ صرف دنیا میں انہیں سربلندی اور عزت و توقیر حاصل ہو بلکہ آخرت میں بھی سرخرو ہوں ۔

عام مسلمان اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن جماعت احمدیہ جس کی پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کرے۔ اور اس میں داخل ہونے والا ہر ایک شخص سب سے پہلے یہی عہد کرتا ہے۔ اسے دیکھنا چاہیئے۔ کہ عیسائی مشنریوں کے مقابلہ میں اسلام کے لئے وہ کیا کر رہی ہے۔ بے شک عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد ہے اس میں بھی شک نہیں۔ کہ ان کے پاس بے شمار مال و دولت ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ عیسائی حکومتیں ان کی پشت پناہ ہیں۔ اور ان کے اثر و رسوخ کو ان کی کامیابی میں بہت بڑا دخل ہے۔ لیکن ایک بات جو احمدیت کو حاصل ہے۔ اور جو کامیابی کی اصل جڑھ ہے۔ وہ عیسائیت کو حاصل نہیں ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ نشان اور تازہ نصرت و تائید ہے۔ عیسائیت آج ساری دنیا کا مال و دولت جمع کر کے اپنے ماننے والوں کے آگے رکھ دے۔ اپنی اشاعت کے لئے تمام دنیوی سامان استعمال کرے۔ لیکن کیا یہ بھی کبھی ممکن ہے کہ عیسائیت اپنے زندہ مذہب ہونے کا کوئی ثبوت بھی پیش کر سکے۔ اور اپنے پیروؤں کو اس درجہ پر پہنچا سکے۔ جس کا ذکر انجیل میں ہے آج ساری عیسائی دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا انسان نہیں ہے۔ جو یہ دعویٰ کر سکے۔ کہ اسے خدا تعالیٰ سے کبھی شرف مکالمہ حاصل ہوا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں بیسیوں انسان ایسے ہیں۔ جو اس شرف سے مشرف ہیں پس چونکہ زندہ مذہب اسلام ہے۔ اور وہ اسلام جو حضرت مسیح موعودؑ نے اصل شکل میں پیش کیا ہے۔ اس لئے کامیابی ہمارے لئے ہی ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنی طرف سے اس کے لئے پوری پوری کوشش اور سعی کریں ۔

باجا بجانا ہندوؤں کے لئے مذہبًا ضروری نہیں

آج کل ہندو مسلم فسادات کا باعث مساجد کے پاس ہندوؤں کا باجا بجانے پر اصرار ہے۔ اس وقت تک جتنے مقامات پر بڑے بڑے فسادات ہو چکے ہیں۔ ان کی وجہ یہی بیان کی جاتی ہے۔ کہ ہندو صاحبان اپنے مذہبی جلوسوں میں باجا کا ہونا اپنا مذہبی فرض قرار دیتے ہیں۔ اور اسپر اتنا زور دیتے ہیں۔ کہ کسی مذہبی جلوس میں باجا کا نہ ہونا تو الگ رہا۔ وہ اتنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ کہ مساجد کے سامنے عبادت گذاروں کی تکلیف کے خیال سے چند لمحے باجا بند کر دیں۔ لیکن کیا فی الواقعہ کسی جلوس یا برات کے ساتھ باجا بجانا ہندوؤں کے مذہبی فرائض میں داخل ہے اس کا جواب دہلی کے ایک ہندو اخبار "ایشیا" (۹ر جولائی) کے حسب ذیل الفاظ سے مل سکتا ہے۔ جو اس نے ہندوؤں کو مخاطب کر کے لکھے ہیں:۔

اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"ہندو بھائیو! موجودہ وقت میں جو جو آفتیں تمہارے اوپر آ رہی ہیں۔ ان کے اسباب پر جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ آپ کے وہ رسم و رواج ہیں جو زمانہ گذشتہ میں کسی وجہ سے بدرسمیاں جاری ہو گئی تھیں۔ وہ اب تک بلا ضرورت رائج چلی آتی ہیں۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے۔ ہم باجا اور برات کے سوال کو لیتے ہیں کہ یہ کب اور کیوں رائج ہوا۔ واضح ہو کہ منوسمرتی ہندوؤں کا مستند اور قدیم قانون ہے۔ اس میں انکی کہیں اجازت نہیں کہ دولہا کے پیش پیش اونٹ اور جھنڈیاں اور تاشے اور ڈھول بلبجے ہوں۔ یا اس قدر بھیڑ بھاڑ آدمیوں کی اور شور و غوغا ہو۔ جیسا کہ فی زمانہ ہوتا ہے۔"

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ مذہبی لحاظ سے ہندوؤں کے لئے نہ صرف یہی ضروری نہیں۔ کہ براتوں میں باجا بجاتے پھریں۔ بلکہ اس قدر بھیڑ بھاڑ بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ جس قدر اب ہوتی ہے۔ اور جو لڑائی فساد کا باعث بنتی ہے ÷

رہی یہ بات کہ باجا کا رواج ہندوؤں میں کس طرح شروع ہوا۔ اس کے متعلق معاصر موصوف کی یہ تحقیقات ہے۔ کہ قدیم زمانہ میں چونکہ

"ہر چہار سو بڑے بڑے گھنے بن کے بن کھڑے تھے۔ جن میں بے شمار درندے جانور اور بھیل ڈاکو رہتے تھے۔ اسوقت ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک بغیر دس پندرہ آدمی مسلح ساتھ لئے برات وغیرہ کا گذرنا محال ہوتا تھا۔ اس واسطے ان کو مجمع کثیر کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور ایک نقارہ یا ڈھول خوفناک جنگلی درندوں کو خوف زدہ کر کے راستہ سے بھگانے کے لئے آگے آگے بجا کرتا تھا۔ باقی دیگر تمام قسم کے تاشے۔ نفیری اور نرسنگے باجوں کا رواج سلامی رواج ہے۔ جن کا سنگتیں وغیرہ بادشاہوں کے زمانہ سے ہندوؤں نے مسلمانوں کی دیکھا دیکھی اپنے جلوسوں میں استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔"

اگر حقیقت یہی ہے۔ تو پھر ہندوؤں کا مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے پاس خصوصیت کے ساتھ باجا بجانے پر اصرار اور اس کے لئے مرنے مارنے پر تیار ہونا بہت بڑی زیادتی ہے۔ جس سے باز آنا ان کے لئے ضروری ہے ÷

گائے کی قربانی اور ہندو

باجا سے بھی زیادہ دیرینہ اور اہم ہندو مسلم فسادات کی وجہ گائے کی قربانی ہے۔ ہر سال عید اضحیٰ کے موقعہ پر متعدد مقامات پر ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر محض اس لئے حملے کر کے انہیں قتل اور زخمی کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیوں گائے کی قربانی کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ مسلمانوں کا مذہبی فرض ہے۔ اور وہ ہندوؤں کی دل آزاری کے لئے نہیں بلکہ اپنا مذہبی فرض ادا کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

ہندوؤں کی یہ سینہ زوری ہمیشہ اہل دانش کے لئے وجہ حیرت رہی ہے کہ وہ صرف قربانی کی گائے پر کیوں فساد کرتے ہیں۔ اور سارے سال جو گائیں ذبح ہوتی۔ اور خاص کر چھاؤنیوں میں جو ذبح کی جاتی ہیں۔ اور جن کی تعداد قربانی کی گائیوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ انکی حفاظت اور بچاؤ کے لئے کیوں کھڑے نہیں ہوتے۔

ہندوؤں کی یہ پوزیشن ایسی عجیب و غریب ہے کہ خود متعصب ہندو بھی اسپر شرم اور ندامت محسوس کر رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اسکی اصلاح کی جائے۔ چنانچہ شردھانند جی نے حال میں اپنے ایک لیکچر میں جو انہوں نے لکھنؤ میں دیا۔ ہندوؤں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا:۔

"مسلمان بقر عید میں ۳۰۔۴۰ ہزار گائیں قربان کرتے ہیں قربانی کو وہ اپنا ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ اور ایک گائے میں سات آدمی تک شامل ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف ہندوستان میں ہر سال دس لاکھ گائیں اور بیل فوج کے لئے ۱۵ لاکھ سول آبادی کی خوراک کے لئے اور ۴۰ لاکھ چمڑے کی تجارت کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ لہذا بقر عید پر جھگڑا کرنا جائز نہیں ہے"

اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا۔ اور بالکل درست کہا کہ:۔

"تم کلدار توپوں کے ڈر کے مارے فوج والوں سے تو گائیں چھین نہیں سکتے۔ مگر مسلمانوں سے لڑنے کو تیار ہو جاتے ہو" (ہمدم ۱۷ر جولائی)

اگر ہندو صاحبان گائے کی محبت اور عقیدت سے مجبور ہو کر عید اضحیٰ پر فساد کھڑا کرتے ہیں۔ تو ان کی یہ عقیدت اور محبت چھاؤنیوں کے مذبحوں وغیرہ کے متعلق کیوں جوش میں نہیں آتی۔ بات اصل میں یہی ہے۔ کہ کلدار توپوں کے ڈر کے مارے وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ اور مسلمانوں کو نہتے اور تعداد میں قلیل دیکھ کر ان کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کاش! ہندو صاحبان شردھانند جی کی ہدایت پر عمل پیرا ہو کر گائے کو ہندو مسلم فسادات کی وجہ نہ بنائیں۔ اور ملک کے امن و امان کو برباد کرنے سے باز رہیں ÷

آریہ اخباروں کی حالت

آریہ اخبار "پرکاش" ہمیشہ احمدی اخبارات کی کم اشاعت پر طعنہ زنی کرتا رہتا اور اسے احمدیت کی ناکامی کی دلیل قرار دیا کرتا ہے۔ جس کے متعلق ہم ایک مفصل مضمون میں اپنی جماعت سے کثرت اور جمعیت کا ثبوت دینے کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ لیکن خود ان آریہ اخبارات وغیرہ کی جو آریہ مشن سے متعلق ہیں جو حالت ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آگرہ کا "آریہ مسافر" جسے پنڈت لیکھرام کی یادگار بتایا جاتا ہے۔ اور جس کا ایڈیٹر "فاضل عربی" کہلاتا ہے۔ کیا بلحاظ ظاہری شکل و صورت اور کیا بلحاظ مضامین ایک چیتھڑے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح ایک "آریہ مسافر" دہلی سے کئی بار نکلنا شروع ہوا۔ اور کئی بار خریدار نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ اس کی اشاعت کے متعلق پنڈت دھرم بھکشو صاحب نے بڑے لمبے چوڑے دعوے کئے تھے مگر پھر بھی وہ جاری نہ رہا۔ اور تو اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے رسالہ "ویدک میگزین" کی ۱۲۶۵ سالانہ آمدنی کے مقابلہ میں ۲۹۸۸ روپیہ خرچ خود پرکاش (۳۰ر جون) نے بتایا ہے۔ اور خریداروں کی تعداد صرف ۳۰۵ بیان کی ہے ÷

ان حالات میں کیا وہ تمام الفاظ آریہ سماج پر منطبق نہیں ہوتے۔ جو "پرکاش" نے احمدی اخباروں کی قلت اشاعت پر جماعت احمدیہ کے متعلق لکھے ہیں ÷

سیرت المہدی اور غیر مبائعین

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے قلم سے

نمبر (۱۰)

ڈاکٹر صاحب ستاروں کے اثرات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

یہ مسئلہ:-

"قرآن شریف میں کہیں نہیں۔ حدیث میں کہیں نہیں حضرت صاحب کی تقریر و تحریر میں کہیں نہیں"

حضرت صاحب کا فیصلہ تو پیش خدمت کر چکا ہوں۔ اب حدیث کو لیجئے۔ بخاری میں ایک حدیث آتی ہے۔ کہ ایک سفر میں رات کو بارش ہوئی۔ اور صبح لوگوں میں یہ باتیں ہوئیں۔ کہ یہ بارش فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ آنحضرت صلعم جب صبح کی نماز میں تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ کہ اصبح من عبادی مومن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ و رحمتہ فذالک مومن بی کافر بالکواکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذالک کافر بی مومن بالکواکب (صحیح بخاری) یعنی خدا فرماتا ہے کہ آج صبح میرے بندوں میں سے بعض نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لانے والے اور ستاروں کا کفر کرنے والے تھے۔ اور وہ وہ تھے۔ جنہوں نے یہ کہا۔ کہ خدا کے فضل اور رحمت سے ہم پر بارش برسی ہے۔ اور وہ جنہوں نے یہ کہا۔ کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کے اثر نے بارش برسائی ہے۔ وہ میرے کافر ہوئے اور ستاروں کے مومن بنے۔

یہ حدیث نبوی جس میں امت محمدیہ کو توحید کا ایک نہایت لطیف سبق سکھایا گیا ہے۔ اس بات کا ایک ثبوت ہے۔ کہ ستارے اپنے اندر دنیا اور اہل دنیا کے لئے تاثیرات رکھتے ہیں۔ کیونکہ اگر ستاروں میں تاثیرات نہ ہوتیں۔ تو یہ نہ کہا جاتا۔ کہ ستاروں کی تاثیر کی طرف بارش وغیرہ کو منسوب نہ کرو۔ اور خدا کے فضل و رحمت کی طرف منسوب کیا کرو۔ بلکہ اس صورت میں یہ بیان کیا جاتا۔ کہ بارشوں کے برسنے میں ستاروں کے اثر کا دخل نہیں۔ بلکہ فلاں فلاں اسباب کا دخل ہے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف یہ کہا گیا ہے۔ کہ انعامات کو خدا کے فضل و رحمت کی طرف منسوب کرنا چاہیئے۔ جس میں یہ صاف اشارہ ہے۔ کہ ستاروں کی تاثیرات تو درست ہیں۔ لیکن مومن کو چاہیئے کہ تمام ارضی اور سماوی انعامات کو خدا کے فضل کی طرف منسوب کیا کرے اور درمیانی وسائط کو صرف بطور ایک خادم کے سمجھے۔ تاکہ ایک تو اس کا قلب خدا کے شکر و امتنان کے جذبات سے معمور رہے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ اس نکتہ کو بھول کر کسی مخفی شرک میں مبتلا نہ ہو۔ کہ دنیا کا کارخانہ خواہ کتنے ہی لمبے سلسلہ اسباب کے ماتحت چل رہا ہو۔ اس کا اصل چلانے والا صرف خدا ہی ہے۔ اور باقی ہر اک چیز اس کی خادم اور اس کے قبضہ تصرف کے نیچے ہے۔ ورنہ اگر اس حدیث کا یہ منشاء نہ ہوتا تو عبارت اس طرح ہونی چاہیئے تھی۔ کہ بارشیں ستاروں کے اثر کے ماتحت نہیں ہوتیں بلکہ فلاں فلاں سبب سے ہوتی ہیں۔ پس ستاروں کی تاثیر کے مقابلہ میں کسی دوسرے سبب کا بیان نہ کرنا بلکہ خدا کے فضل اور رحمت کا نام لینا جو مسبب الاسباب ہے صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہاں ستاروں کی تاثیر کا انکار مقصود نہیں۔ بلکہ ان کی تاثیر کو تسلیم کرتے ہوئے اس موحدانہ نکتہ کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ کہ ہر انعام کو خدا کے واحد کے فضل و رحمت کی طرف منسوب کرنا چاہیئے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ یہ نہ کہو۔ کہ عمر جو بیمار تھا۔ وہ زید کے علاج سے اچھا ہوا ہے۔ بلکہ یہ کہو۔ کہ خدا کے فضل نے اسے اچھا کیا ہے تو اس کے یہ صاف معنی ہونگے۔ کہ علاج تو زید کا ہی تھا۔ لیکن شفایابی کی نسبت خدا کی طرف ہونی چاہیئے۔ جس نے زید کو صحیح اور درست علاج کی توفیق دی۔ خلاصہ یہ کہ سبب کے مقابلہ میں سبب کا ذکر نہ کرنا اس وجہ سے نہیں ہوا کرتا۔ کہ وہ سبب غلط ہے۔ بلکہ اسلئے کہ اصل نام لینے کے قابل مسبب ہے ورنہ اگر سبب کی نفی مقصود ہو۔ تو اس کے مقابلہ میں مسبب کو نہیں بلکہ کسی دوسرے سبب کو لایا جاتا ہے پس ثابت ہوا کہ حدیث مذکورہ بالا میں ستاروں کی تاثیر کی نفی نہ کرتے ہوئے خدا کے فضل و رحمت کا نام لینا اس بات کا صاف ثبوت ہے کہ ستاروں کی تاثیر برحق ہے۔ باقی ایمان و محبت کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ تمام انعامات ارضی و سماوی کی نسبت خدا کے فضل و رحمت کی طرف کیجائے۔ اور درمیانی وسائط کو ان کا باعث قرار دیکر خدا کے فضل و رحمت کو مشکوک نہ بنایا جائے۔ الغرض اس حدیث سے ستاروں کی تاثیر کا وجود ثابت ہے۔ وہو المراد

اگر یہ کہا جائے۔ کہ اس حدیث سے یہ کہاں پتہ چلتا ہے کہ تاثیرات سماوی کی وجہ سے دن بھی اپنی برکات و تاثیرات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے متفاوت ہیں۔ تو اس کے متعلق مندرجہ ذیل حدیث پیش کرتا ہوں۔ اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا فکان للیہود یوم السبت وللنصاریٰ یوم الاحد فجاء اللہ تعالیٰ بنا فہدانا لیوم الجمعۃ یعنی آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ کہ جو امتیں ہم سے پہلے گذری ہیں۔ وہ جمعہ کے دن کو اپنا مبارک دن قرار دینے سے بھٹکی رہیں۔ چنانچہ یہود نے ہفتہ کو اپنا مبارک دن بنا لیا۔ اور عیسائیوں نے اتوار کو لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا میں قائم کیا۔ تو اس نے ہم کو جمعہ کے دن کی طرف ہدایت کی۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں پر ایک امتیاز حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے وہی اس بات کی اہلیت رکھتا ہے۔ کہ اسے ہفتہ کا مبارک دن قرار دیکر اس دن اپنی مخصوص اور اجتماعی عبادات کو سرانجام دیا جائے۔ اور یہ جو بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ جمعہ کے دن جو ایک مخصوص اجتماعی عبادت رکھی گئی ہے۔ تو اس کی وجہ سے جمعہ کو امتیاز حاصل ہو گیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ جیسا کہ حدیث مذکورہ بالا سے پتہ لگتا ہے۔ حق یہ ہے۔ کہ جمعہ کا یہ امتیاز اس عبادت کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ عبادت اس لئے ہے کہ جمعہ کو ایک امتیاز حاصل ہے۔ چنانچہ موطا کی ایک روایت ہے۔ کہ خیر یوم طلعت فیہ الشمس یوم الجمعۃ۔ یعنی سب دنوں میں سے جمعہ کا دن مبارک ترین دن ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ دن اپنی برکات اور تاثیرات میں ایک دوسرے سے متفاوت ہیں۔ اسی طرح ایک روایت آتی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم اپنے سفروں کے لئے عموماً جمعرات کے دن کو پسند فرماتے تھے۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ جمعرات اپنی برکات کے لحاظ سے باقی دنوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ آپ اسے دوسروں پر ترجیح دیتے۔ الغرض آنحضرت صلعم کے اقوال و افعال سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ آپ دنوں میں برکات کا فرق تسلیم فرماتے تھے اور اس فرق سے مناسب حد تک فائدہ اٹھانے کا خیال بھی آپ کو رہتا تھا۔ اب رہی قرآن کی شہادت سو وہ بھی ملاحظہ ہو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولم یروا الی ما خلق اللہ من شیئ یتفیؤا ظلالہ عن الیمین والشمائل سجدًا للہ یعنی کیا لوگ نہیں دیکھتے۔ کہ دنیا کی ہر چیز کا سایہ یعنی اثر خدا کے حکم کے ماتحت دائیں بائیں یعنی ہر طرف پھرتا ہے۔

اس اصل کے ماتحت ہمیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ستارے بھی اپنے اندر تاثیرات رکھتے ہیں۔ اور نیز یہ کہ یہ تاثیر دنیا کی ہر چیز پر اثر پیدا کر رہی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ستاروں کا اثر زمانہ اور اہل زمانہ اور حیات انسانی پر بھی پڑتا ہے۔ اور یہی میری روایت کا منشاء تھا۔ اور اگر کسی شخص کو یہ شبہ گذرے۔ کہ اس آیت کریمہ میں تو ایک عام اصول بیان کیا گیا ہے۔ ستاروں کی تاثیر کا کوئی خاص ذکر نہیں۔ تو اس کا یہ جواب ہے۔ کہ جب اس آیت میں دنیا کی ہر چیز میں ہر دوسری چیز کے لئے تاثیر مان لی گئی ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی ماننا پڑتا ہے۔ کہ ستارے بھی کسی نہ کسی رنگ میں انسان کی زندگی پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ مگر معترض کی مزید تسلی کے لئے ایک اور آیت پیش کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وزینا السماء الدنیا بمصابیح وحفظاً یعنی ہم نے آسمانوں کو روشن ستاروں سے زینت دی ہے۔ تاکہ وہ نظام عالم کی حفاظت میں بھی کام دیں۔

اس جگہ ستاروں کی تین غرضیں بیان کی گئی ہیں۔ اوّل زینت دوسرے تنویر۔ تیسرے حفاظت و تقویم عالم اور دو تیسری شق کے اندر ان کی وہ مختلف تاثیرات شامل ہیں۔ جو وہ دنیا اور اہل دنیا پر قانون قدرت کے ماتحت ڈالتے رہتے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"یہ ستارے فقط زینت کے لئے نہیں ہیں۔ جیسا عوام خیال کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں تاثیرات ہیں۔ جیسا کہ آیت وزینا السماء الدنیا بمصابیح وحفظا سے یعنی حفظاً کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے"

پھر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ میں ان آیات قرآنی کی تفسیر فرمائی ہے۔ جن میں آدم کی پیدائش اور اس کے متعلق فرشتوں کے سوال کا ذکر ہے۔ اس میں بھی آپ نے یہی بات بیان کی ہے۔ کہ فرشتوں نے جو آدم کی پیدائش پر خدا سے یہ سوال کیا۔ کہ کیا تو ایک ایسی مخلوق بنانے لگا ہے۔ جو دنیا میں فتنوں کا موجب ہوگی۔ کیونکہ وہ دیکھتے تھے۔ کہ جمعہ کا دن قریباً گذر چکا ہے۔ اور اب ستارہ زحل کا اثر شروع ہونے والا ہے جو قہر اور عذاب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جس پر ان کو گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ تو اس پر خدا نے فرمایا کہ انی اعلم ما لا تعلمون یعنی تمہیں خبر نہیں۔ کہ میں آدم کو کس وقت بناؤں گا میں مشتری کے وقت کے اس حصہ میں اسے بناؤں گا۔ جو اس دن کے تمام حصوں میں سے زیادہ مبارک ہے۔ اور اگرچہ جمعہ کا دن سعد اکبر ہے۔ لیکن اس کے عصر کے وقت کی گھڑی ہر ایک اس کی گھڑی سے سعادت اور برکت میں سبقت لے گئی ہے"

یہ الفاظ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں۔ جو آپ نے ان آیات قرآنی کی تفسیر میں تحریر فرمائے ہیں۔ الغرض قرآن شریف سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ ستارے اپنے اندر تاثیرات رکھتے ہیں اور یہ تاثیرات دنوں اور زمانوں پر بھی اپنا اثر رکھتی ہیں۔ جو المراد ہیں بفضلہ تعالیٰ یہ ثابت کر چکا ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے جو بڑی تحدی کے ساتھ یہ لکھا تھا۔ کہ:۔

"قرآن میں کہیں نہیں۔ حدیث میں کہیں نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر و تحریر میں کہیں نہیں"

یہ بالکل غلط اور ایک محض بے بنیاد دعویٰ ہے۔ جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"افسوس تو یہ ہے کہ وہ شخص جو قرآن کا بے نظیر علم رکھتا تھا جس کی فیض صحبت سے بہت سے امی عالم قرآن بن گئے۔ وہ قرآن کی یہ آیت معاذ اللہ نہ جانتا تھا۔ کہ سخر لکم ما فی السماوات وما فی الارض کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ وہ سب کا سب تمہاری خدمت میں لگا ہوا ہے"

مکرم ڈاکٹر صاحب۔ خدا آپ کو اس آتش غضب سے نجات دے۔ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ اگر سانپ اور بچھو باوجود اس کے کہ وہ لاکھوں انسانوں کی جانیں ہر سال ضائع کر دیتے ہیں۔ اور شیر اور چیتا اور بھیڑیا باوجود اس کے کہ وہ ہر آن اس تاک میں رہتے ہیں۔ کہ انسان کو اپنی خوراک بنائیں۔ اور پھر یہ ہزاروں قسم کے زہر اور لاکھوں قسم کی دوسری مضرت رساں چیزیں جن کے تکلیف دہ اثرات کا انسان نشانہ بنا رہتا ہے۔ انسان کی خدمت کے لئے مسخر سمجھی جا سکتی ہیں۔ تو بعض قہری اور شدائد کا پہلو رکھنے والی تاثیرات والے ستارے کیوں نہ مسخر سمجھے جائیں۔ افسوس ڈاکٹر صاحب نے غور نہیں کیا۔ کہ ہر اک چیز مسخر ہے۔ ان معنوں میں کہ وہ خدا کے حکم اور اس کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت ہے۔ اور پھر ہر اک چیز انسان کے لئے مسخر ہے ان معنوں میں۔ کہ انسان خدا کے مقرر کردہ قانون کا علم حاصل کر کے اس سے اپنی ترقی و بہبودی میں مدد حاصل کر سکتا ہے۔ پس خدا کی قہری اور جلالی شان کو ظاہر کرنیوالی چیزیں بھی انسان ہی کے لئے مسخر ہیں۔ کیونکہ ان کے اندر بھی انسان کی فلاح و بہبودی کا راز مضمر ہے۔ ابلیس بھی جو آگ سے پیدا کیا گیا۔ اور ہر وقت ابن آدم کو گمراہ اور آلام میں مبتلا کرنے کے درپے رہتا ہے۔ اس آیت تسخیر سے باہر نہیں۔ کیونکہ وہ بھی انسانی فطرت کے بہت سے مخفی گر قیمتی جوہروں کو ظاہر کرنے اور نشو و نما دینے کا باعث بنتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے بالکل عامیانہ رنگ میں ایک اعتراض کر دیا ہے۔ اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ کہ تین چیزیں بعض اوقات انسان کے لئے نحوست کا موجب ہو جاتی ہیں۔ ایک مکان دوسرے بیوی اور تیسرے سواری تو کیا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک یہ چیزیں تسخیر سے باہر ہیں۔

پھر ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ شخص جو انسان کی خلافت الٰہی کا نکتہ جماعت کو بتلا گیا۔ وہ نعوذ باللہ منگل سے ڈرتا تھا۔ اور دعا کرتا تھا کہ منگل کا دن ٹل جائے۔ گویا منگل کا دن ٹل جائے گا۔ تو تقدیر الٰہی بدل جائیگی"

میں ڈاکٹر صاحب سے خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں۔ کہ وہ دیانتداری سے یہ بتائیں۔ کہ میں نے کہاں لکھا ہے۔ کہ حضرت صاحب منگل سے ڈرتے تھے۔ آخر اس ظلم کے کیا معنی ہیں کہ خواہ مخواہ بلاوجہ ایک بات میری طرف منسوب کر کے اس پر اعتراض جما دیا جاتا ہے۔ میں نے صرف یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت صاحب نے مبارکہ بیگم کی ولادت کے وقت دعا فرمائی تھی۔ کہ خدا اسے منگل کے اثر سے محفوظ رکھے۔ جو شدائد اور سختیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اب اس سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ گویا حضرت صاحب منگل سے ڈرتے تھے۔ انصاف کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب دیانتداری کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس موقعہ پر ڈرنے کا لفظ جائز طور پر استعمال ہو سکتا ہے تو میں ان سے بادب پوچھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلعم جو اپنے سفروں کے لئے جمعرات کا دن پسند فرماتے تھے۔ تو کیا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک آنحضرت صلعم باقی دنوں سے ڈرتے تھے" اور پھر حضرت مسیح موعودؑ نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی پیدائش کے وقت خاص خاص ستاروں کی تاثیرات سے کام لیا۔ تو کیا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک نعوذ باللہ خدا باقی ستاروں سے ڈرتا تھا" افسوس ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اس قسم کی بچگانہ باتوں کو اپنے مضمون کے اندر داخل کر کے خواہ مخواہ اپنے وقار کو صدمہ پہنچایا ہے۔

اعلان نظارت تعلیم و تربیت

جماعت کے افراد کی تعلیم و تربیت کیلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر جگہ ایسے افراد ہوں۔ جو اس کام کو سرانجام دینا خاص فرض خیال کریں۔ اور پوری توجہ سے جماعت کی تربیت دینی اور دنیوی تعلیم کا خیال رکھیں۔ اس کام کیلئے بہت سی جماعتوں میں علیحدہ سیکرٹری مقرر ہیں۔ جن کو محکمہ کی طرف سے ہدایات بھجوائی جاتی ہیں۔ اور وہ اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ دفتر ہذا میں بھجواتے ہیں لیکن ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن میں سیکرٹری ابھی تک مقرر نہیں۔ اور تربیت کے کام کو کسی نظام کے ماتحت نہیں کیا جا رہا۔ اس لئے میں احباب کی توجہ اور فوری کارروائی کیلئے یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ وہ اس اعلان کو دیکھتے ہی تربیت و تعلیم کے سیکرٹری مقرر کریں۔ اور بواپسی مجھے اطلاع دیں۔ جہاں اس کام کیلئے علیحدہ آدمی نہ مل سکیں۔ وہاں جنرل سیکرٹری ہی اس کام کو سرانجام دیں۔ اور باقاعدہ رپورٹ بھجواتے رہیں۔

احمدیہ گزٹ میں کام کے متعلق ہدایات شائع کی گئی ہیں۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ شائع ہوتی رہیں گی۔ ان ہدایات کو غور سے مطالعہ کیا جائے اور ان کے مطابق کام شروع کیا جائے۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت کو چاہئے۔ کہ وہ یا تو گزٹ سے ان ہدایات کو الگ نکال کر اپنے پاس رکھیں اور یا اس کی نقل کر لیں۔

جماعت ہائے بیرونی کے امیروں کو اس کام کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ جماعت کے اصل ذمہ دار وہی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب فوراً ہی مشورہ کر کے مقرر شدہ سیکرٹریان کے نام سے مجھے اطلاع دیں گے۔ اور دوبارہ یاددہانی کی ضرورت نہ پڑیگی۔ ماہواری رپورٹ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ دفتر ہذا میں ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک پہنچ جائے۔ یعنی جون کی رپورٹ جولائی کی پندرہ تاریخ تک آجانی چاہیئے۔ ایسے وقت میں رپورٹ روانہ کریں۔ کہ دفتر میں زیادہ سے زیادہ پندرہ تاریخ تک آجائے۔ اور اس میں ہرگز تاخیر نہ ہو۔

کام کرنے والے احباب کو اگر دفتر سے کسی بات میں کوئی ہدایت نہ ہوئی ہو۔ تو بذریعہ خط مشورہ کر سکتے ہیں۔ یا ماہواری رپورٹ کے ساتھ ہی دریافت کر سکتے ہیں۔ (مرزا بشیر احمد ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت)

سچے اور جھوٹے مدعی رسالت میں مابہ الامتیاز

آسمانی لوگوں سے دنیا ہمیشہ منحرف رہی ہے۔ وہ ستائے گئے اور اپنے عزیز و اقارب اور وطن سے علیحدہ کئے گئے۔ ان کو ایذا رسانی اور تکلیف دہی کار ثواب سمجھا گیا۔ مگر وہ اپنے عزم استقلال اور ثبات میں غیر متزلزل ثابت ہوئے۔ کوئی تکلیف ان کو جنبش نہیں دیتی۔ اور کوئی مصیبت انکے پاؤں کو جادۂ استقامت سے نہیں ہٹاتی۔ کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ خالق السموات والارض کی طرف سے آتے ہیں۔ ان کو اپنے پیچھے ایک لامحدود طاقت نظر آتی ہے۔ جو ہر لحظہ ان کی تسلی و اطمینان کا باعث ہوتی ہے۔ اور ہر مصیبت میں ان کی ناصر اور ہر تکلیف کے وقت انکی غمگسار نظر آتی ہے۔ وہ اپنی تائید و نصرت کے ذریعہ انکے دلوں کو مضبوط اور انکے ارادوں کو پختہ کرتی ہے۔ سچ تو یہی ہے۔ کہ اگر نصرت ایزدی ان کی یاوری نہ کرے۔ اور زندہ خدا ان کی دستگیری نہ فرمائے تو وہ دنیاوی طاقتوں کے سامنے پر کاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ دنیا ان کو مسل ڈالتی۔ مٹا دیتی۔ نیست و نابود کر دیتی۔ اگر وہ اس قدردان باغبان کے گلستان کی پھلدار شاخ نہ ہوتے۔ جو ہر قوی سے قوی تر ہے۔ یقیناً اسی کی طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے وہ دنیا کو للکار کر کہہ دیتے ہیں ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر ٭ از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

اور اہل دنیا ہر منصوبہ کے باوجود ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ اور یہی فائز المرامی ان کی صداقت پر برہان قاطع اور محکم دلیل ہوتی ہے۔ اسی لئے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر یہ معیار پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے (۱) انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد (المومن ع ۶) ہم ضرور اپنے رسولوں کی اور مومنوں کی اس دنیا میں بھی نصرت کرتے ہیں۔ اور اس دن بھی کرینگے۔ جب گواہ قائم ہونگے (۲) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز (المجادلہ ع ۳) اللہ تعالے نے لکھ چھوڑا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے ٭ (۳) افلا یرون انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا افہم الغلبون (الانبیاء ع ۴) کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو کناروں سے کم کرتے آرہے ہیں (یعنی لوگ اس نبی پر ایمان لا رہے ہیں) کیا پھر بھی یہی غالب ہونگے؟ (۴) اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا (النصر) جب خدا کی نصرت اور فتح آئیگی۔ اور تو لوگوں کو خدا کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھے گا ٭ (۵) ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغلبون (الصافات ع ۵) ہمارے رسولوں کے متعلق پہلے سے ہمارا یہی فیصلہ ہے۔ کہ وہی مظفر و منصور ہونگے اور ہمارا لشکر ہی غالب ہوگا ٭

ان پانچوں آیتوں میں اللہ تعالے نے بتلایا ہے۔ کہ صادق اور راستباز رسول مظفر و کامیاب، غالب و کامران اور قوموں کی بنیاد ہوتے ہیں۔ دنیا ہزار ان کو ذلیل کرنا چاہے۔ مگر کون ہے۔ جو خدا کے ارادوں کو روک سکے؟ وہ ان کو دنیا میں اپنے مقاصد میں کامیاب کرتا ہے اور ان کے دشمنوں کو ناکام و نامراد۔ وہ ایک مضبوط چٹان ہوتے ہیں۔ کہ جو اس پر گرتا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اور جس پر وہ گرتی ہے۔ وہ بھی چکنا چور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ در اصل کام کرنے والا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے ؎

ثانی است و تیر او تیر حق است ٭ صید او در اصل نخچیر حق است

اس کے بالمقابل کاذب مدعیان رسالت کے متعلق فرمایا:-

(۱) قال لہم موسی ویلکم لا تفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب وقد خاب من افتری (طٰہٰ ع ۳) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا۔ کہ خدا تعالے پر جھوٹا افترا نہ کرو۔ ورنہ وہ تم کو سخت عذاب سے برباد کر دیگا۔ اور ناکام رہا جس نے بھی افترا کیا ٭ (۲) ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح الظلمون (الانعام ع ۳) کون بڑا ظالم ہے اس شخص سے جو اللہ تعالے پر افترا باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے (طریق فیصلہ یہ ہے کہ) تحقیق ظالم کبھی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے (۳) وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ الآیۃ (المومن ع ۴) اگر یہ جھوٹا ہے۔ تو اس پر اس کا وبال آئے گا۔ (۴) ان الذین اتخذوا العجل سینالہم غضب من ربہم وذلۃ فی الحیوۃ الدنیا وکذلک نجزی المفترین (الاعراف ع ۱۹) جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا۔ ان کو اسی دنیا میں خدا کا غضب اور ذلت پکڑ لیتی ہے۔ اور مفتری اور کاذبوں کو ہم یہی سزا دیتے ہیں۔ (۵) ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین (الحاقہ ع ۲) اگر یہ رسول ہم پر کوئی بات عمداً جھوٹ بنا لیتا۔ تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑتے اور اس کی شہ رگ کاٹ دیتے اور پھر تم میں سے کوئی اس کو بچا نہ سکتا ٭

ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالے نے جھوٹے مفتری مدعی رسالت کے انجام کو بیان کر دیا ہے۔ یعنی وہ مخذول و مطرود۔ ناکام اور عذاب کے مورد ہوتے ہیں۔ ان کا سلسلہ مٹا دیا جاتا ہے۔ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی جتنی مہلت نہیں ملا کرتی۔ بلکہ ان کا جھوٹ اور افترا ان کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ راندۂ درگاہ ایزدی ہوتے ہیں ٭

ان دس آیات قرآنیہ سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ قرآن پاک نے صادق و کاذب اور راستباز و مفتری میں کیا مابہ الامتیاز اور فرق رکھا ہے۔ اب دیکھئے! حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دعوی وحی و نبوت فرمایا۔ اہل دنیا علماء و فقراء۔ امراء و مشائخ اپنے و بیگانے۔ غرض ہر طبقہ کے لوگ آپ کے جانی دشمن ہو گئے۔ اور دنیا میں ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ ہر طرف سے کفر و الحاد کے فتوے۔ پتھروں اور اینٹوں کی بارش آپ پر ہونے لگی۔ ہر رنگ میں۔ ہر طریق سے لوگوں کو آپ سے ورغلایا گیا۔ کوئی گروہ ایسا نہ تھا۔ جس نے کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا ہو۔ آپ کی تکذیب و تکفیر زوروں پر تھی۔ اور دشمن چاروں طرف سے آپ کی عزت و آبرو اور جان پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ آپ کے پاس کوئی حکومت۔ طاقت اور جتھا نہ تھا۔ کیونکہ آپ محض غریب اور درویشی کے لباس میں آئے تھے۔ لیکن آپ پر یاس و ناامیدی طاری نہ ہوئی۔ کیونکہ آپ اپنی صداقت پر مطمئن تھے اور جانتے تھے ؎

صادقاں را نور حق تا ابد مدام ٭ کاذباں مردند و شد ترکی تمام

لہذا اس وقت جبکہ ظاہری سامانوں میں سے ایک بھی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ آپ نے باواز بلند دنیا کو کہہ دیا۔ کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا"

نامعلوم اس آواز میں کیا تاثیر تھی اور کیا کشش؟ کہ یکایک دنیا کی کایا پلٹ گئی۔ آنکھیں بدل گئیں۔ ارادے تبدیل ہو گئے۔ پھر کیا تھا۔ ایک عالم آپ کے قدموں پر جھک پڑا۔ آپ کا لگایا ہوا پودہ بڑھا اور پھیلا۔ حتی کہ آج ایک عظیم الشان درخت نظر آتا ہے۔ جس کے نیچے لکھوکھا انسان بسیرا کرتے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں۔ کہ جب دنیا کے فرزند بیدار ہونگے۔ اور اس مصلح دوران کی [illegible] کو قابل فخر یقین کرینگے ٭

کیا یہ نصرت الٰہی کاذبوں کے شامل حال ہوا کرتی ہے؟ کیا وہ بدکاروں کی مدد کیا کرتا ہے؟ کیا مفتری کے ساتھ اللہ تعالے کا یہی سلوک ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب اور اس کے دشمن ناکام ہوں۔ کیا افترا کا بیج اس قدر نشو و نما پا سکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو ٭ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

ناظرین کرام! ان حالات کا اندازہ کرو۔ جن میں حضرت مرزا صاحب نے دعوی فرمایا۔ اور ان رکاوٹوں کو مد نظر رکھو۔ جن کا آپ کو مقابلہ کرنا پڑا۔ اور پھر کامیابی پر غور کرو۔ اور للہ بتاؤ۔ کہ کیا یہ کسی کاذب کے منصوبہ کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ انسانی ہاتھوں کا کام تھا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ کروڑوں ہاتھ ایک ضعیف اور کس مپرس انسان کے سامنے شکست کھا گئے۔ اور اپنے ارادوں میں ناکام ہو گئے۔ کیا یہ نمایاں طور پر نصرت خداوندی کا نمونہ نہیں ٭

اگر کسی کو ہمارے اس بیان میں شبہ ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کرے۔ کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعوی کر کے اور کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگوں کو سنا کر باوجود مفتری ہونے کے برابر تئیس برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے زندہ رہا ہو۔ اور نصرت ایزدی اس کے شامل حال رہی ہو۔ وہ ۲۳ سال مہلت پا کر زندگی میں بھی اپنے مشن میں کامیاب اور بعد وفات بھی اس کا سلسلہ جاری رہا ہو۔ لیکن اگر پیش نہ کر سکے اور کر بھی کیونکر سکتا ہے۔ کیا قرآن مجید کی یہ آیات نعوذ باللہ غلط ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اسے حضرت مرزا صاحب کے ماننے میں کیا عذر ہے؟

اے بھائیو! موت سر پر کھڑی ہے۔ اعمال کا محاسبہ کرو۔ صادق کی تکذیب مہلک زہر ہے۔ اس سے بچو اور کونوا مع الصادقین کے ماتحت خدا کے برگزیدہ پر ایمان لاؤ۔ خدا تعالے آپ کے ساتھ ہو۔ اور قبول حق کی توفیق بخشے۔ آمین ٭

خاکسار
اللہ دتا جالندھری سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

ہندوستان کے طول و عرض میں تبلیغ احمدیت

احمدی مبلغین کے دورہ کا پروگرام

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی ۸ ستمبر سے آخر اکتوبر تک تبلیغی وفود ہندوستان و پنجاب کا دورہ کرینگے۔ ان کے لئے جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔ چونکہ یو۔پی۔ وسط ہند اور رنگون میں ایک انگریزی دان مبلغ کی بھی ضرورت سخت ہے۔ اس لئے اس طرف کے وفد کے ممبروں میں سے ایک مولوی عبد الرحیم صاحب نیر ہیں۔ حیدر آباد دکن۔ مالابار۔ مدراس اور بمبئی کا دورہ امسال اس لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ کہ وہاں بھی ایک انگریزی دان مبلغ کی ضرورت تھی۔ مگر ہمارے پاس کوئی ایسا آدمی فارغ نہیں ہے انشاء اللہ آئندہ سال اس طرف بھی خیال کیا جائیگا۔

پس ان جماعتوں کی خدمت میں جن کے نام اس پروگرام میں درج ہیں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر مقررہ تاریخوں پر کامیاب اور بارونق جلسہ کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ اگر کوئی جماعت جلسہ کے لئے خاص اہتمام نہیں کر سکتی۔ تو لازم ہے۔ کہ کم از کم پبلک لیکچر دن کا انتظام کرے۔

چونکہ ہمیں اس دورہ کے لئے وقت تھوڑا ملا ہے۔ اس لئے صرف ان مقامات کو پروگرام میں رکھا گیا ہے۔ جو مین لائنز پر واقع ہیں۔ یا اس کے بہت ہی قریب ہیں تاکہ وقت کے اندر دورہ ختم ہو سکے۔

پس ایسی تمام جماعتوں کی خدمت میں جو اس پروگرام میں شامل نہیں ہیں۔ لیکن جلسہ کرانا چاہتی ہیں۔ خاص طور پر گذارش ہے کہ وہ اس پروگرام کی اشاعت کے بعد جلسوں کے لئے درخواستیں نہ ارسال فرمائیں۔ کیونکہ اس پروگرام کو تبدیل نہیں کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ البتہ تمام جماعتوں کو ہم انشاء اللہ پھر وقت دینگے۔

گذشتہ سال پروگرام میں یہ نقص رہ گیا تھا۔ کہ مبلغین کے سفر کے لئے کوئی دن پروگرام میں نہیں چھوڑے گئے تھے۔ امسال اس نقص کو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور سوائے چند جماعتوں کے جو کہ باہم بہت قریب ہیں۔ باقی مقامات کے سفر کے لئے مبلغین کو سفر اور آرام کا موقعہ دیا گیا ہے ٭

فتح محمد۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

وفد نمبر ۱

قادیان۔ یو پی۔ کلکتہ۔ رنگون۔ اڑیسہ

(مبلغین مولوی عبد الرحیم صاحب نیر و مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی)

نمبر شمار	مقام	ایام جلسہ	تاریخہائے جلسہ
(۱)	جالندھر	۲	۲۔۳ ستمبر
(۲)	لدھیانہ	۲	۵۔۶ ر "
(۳)	انبالہ	۲	۸۔۹ "
(۴)	دیوبند	۳	۱۱۔۱۲۔۱۳ "
(۵)	مراد آباد امروہہ	۴	۱۵ تا ۱۸ ر "
(۶)	بریلی	۲	۲۰۔۲۱ "
(۷)	شاہجہانپور	۲	۲۳۔۲۴ "
(۸)	لکھنؤ	۲	۲۶۔۲۷ "
(۹)	پٹنہ	۲	۲۹۔۳۰ "
(۱۰)	کلکتہ	۳	۲۔۳۔۴ اکتوبر
(۱۱)	رنگون	دو ہفتہ	۵ لغایت ۲۰ ر "
	اس میں قیام اور آمد و رفت کے ایام سفر شامل ہیں۔		
(۱۲)	کیرنگ	۲	۲۱۔۲۲ اکتوبر
(۱۳)	کٹک	۲	۲۴۔۲۵ "
(۱۴)	سونگھڑہ	۲	۲۷۔۲۸ "
(۱۵)	بھاگلپور	۲	۳۰۔۳۱ اکتوبر
(۱۶)	مونگھیر	۲	۲۔۳ ر نومبر
(۱۷)	کانپور	۲	۵۔۶ "
(۱۸)	اٹاوہ	۲	۸۔۹ "
(۱۹)	علیگڑھ	۲	۱۱۔۱۲ "
(۲۰)	دہلی	۳	۱۴۔۱۵۔۱۶ "
(۲۱)	بھٹنڈہ	۲	۱۸۔۱۹ "
(۲۲)	فرید کوٹ	۲	۲۱۔۲۲ "
(۲۳)	فیروزپور	۳	۲۴۔۲۵۔۲۶ "
(۲۴)	قصور	۲	۲۸۔۲۹ "
(۲۵)	پٹی	۲	۳۰ ر نومبر و یکم دسمبر

نوٹ:۔ واپسی قادیان ۲ ر دسمبر

وفد نمبر ۲

قادیان۔ پشاور۔ ڈیرہ غازیخان

(مبلغین حافظ روشن علی صاحب و مولوی عبد الاحد صاحب)

نمبر شمار	مقام	ایام جلسہ	تاریخہائے جلسہ
(۱)	امرتسر	۳	۹۔۱۰۔۱۱ ستمبر
(۲)	لاہور	۳	۱۲۔۱۳۔۱۴ "
(۳)	گوجرانوالہ	۲	۱۶۔۱۷ "
(۴)	وزیر آباد	۱	۱۹ ر "
(۵)	گجرات	۲	۲۰۔۲۱ "
(۶)	کھاریاں	۲	۲۲۔۲۳ "
(۷)	جہلم	۲	۲۵۔۲۶ "
(۸)	نوشہرہ	۲	۲۸۔۲۹ "
(۹)	مردان	۲	۱۔۲ ۔ اکتوبر
(۱۰)	پشاور	۳	۴۔۵۔۶ "
(۱۱)	کیمبل پور	۳	۸۔۹۔۱۰ "
(۱۲)	ایبٹ آباد و مانسہرہ	۳	۱۲۔۱۳۔۱۴ "
	دونو جماعتیں ملکر ایک مقام پر یا دونو جگہ پر جلسہ کر سکتی ہیں۔		
(۱۳)	راولپنڈی	۳	۱۶۔۱۷۔۱۸ ر اکتوبر
(۱۴)	میانوالی	۱	۲۰ ر "
(۱۵)	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۲	۲۲۔۲۳ "
(۱۶)	ڈیرہ غازی خان	۲	۲۶۔۲۷ "
	ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ایام سفر دو دن		
(۱۷)	جام پور	۲	۲۹۔۳۰ اکتوبر

واپسی قادیان ۳۱ ر اکتوبر

وفد نمبر ۳

قادیان۔ ملتان۔ کراچی

(مبلغین حافظ جمال احمد صاحب و مولوی اللہ دتا صاحب)

نمبر شمار	مقام	ایام جلسہ	تاریخہائے جلسہ
(۱)	رائے ونڈ	۱	۹ ر ستمبر
(۲)	پاکپٹن	۲	۱۱۔۱۲ "
(۳)	منٹگمری	۲	۱۴۔۱۵ "
(۴)	خانیوال	۲	۱۷۔۱۸ "
(۵)	علی پور حسن پور	۲	۱۹۔۲۰ "
(۶)	ملتان	۲	۲۲۔۲۳ "
(۷)	میلسی	۲	۲۵۔۲۶ "
(۸)	لودھراں	۲	۲۸۔۲۹ "
(۹)	روہڑی	۲	۱۔۲ ر اکتوبر
(۱۰)	کراچی	۴	۴ تا ۷ ر "
(۱۱)	جماعتہائے علاقہ سندھ	۱۳ ایام	۹ تا ۲۱ ر "
	کراچی اور علاقہ سندھ کی جماعتوں کے دورہ میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری شامل وفد اور امیر ہوں گے		
(۱۲)	لائل پور	۲ یوم	۲۳۔۲۴ ر اکتوبر
(۱۳)	شیخوپورہ	۲	۲۶ سے ۲۷ "
(۱۴)	شاہدرہ	۲	۲۹۔۳۰ "

واپسی قادیان ۳۱ ر اکتوبر

وفد نمبر ۴

ضلع سیالکوٹ و علاقہ جموں

(بشمولیت سیالکوٹ و جموں)

مبلغین مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی عبد الکریم صاحب

روانگی از قادیان ۸ ر ستمبر

واپسی از دورہ ۳۱ ر اکتوبر

یہ مبلغین مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کرینگے۔ سیالکوٹ شہر۔ سیالکوٹ چھاؤنی ڈگانوالی کوٹلی۔ ہیڈ مرالہ۔ اورا بھاگو پٹی۔ سلانکے۔ بہارا چکے۔ رائے پور۔ سمبڑیال بیگووال۔ ڈسکہ۔ پسرور۔ کلاس والہ عزیز پور ستراد۔ بن باجوہ۔ داتا زید کا قلعہ صوبا سنگھ۔ مالو کے بھگت۔ بدوملہی۔ خانانوالی۔ میانوالی۔ نارووال کھیوہ باجوہ۔ ڈیریانوالہ۔ دھنی دیو چانگریاں۔ چونڈہ۔ کٹھوڑہ۔ بوبک مرالی

عینووالی - ظفروال - گھنوکے کوٹ آغا - داعی والہ رعیہ - چندے کے منگوسے - کوٹ کوڑہ - بھاگووال - بہلول پور - بھڑتانوالہ - کوردوال - منڈی کے - سیریاں - چھور - جموں و جماعتہائے ملحقہ ؛

نوٹ :- سیالکوٹ وجموں میں جلسہ کرنے کے لئے مبلغین خود مقامی جماعتوں سے خط وکتابت کرکے تاریخہائے جلسہ دو دو یا تین تین دن مقرر کرینگے - جس کے متعلق دفتر کو بھی اطلاع دینگے ؛

مبلغین نے چونکہ ضلع سیالکوٹ جموں کی تمام جماعتوں کا ۸ر ستمبر سے ۱۳ر اکتوبر تک دورہ کرنا ہے - اس لئے جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے - کہ وہ ان کے پروگرام سفر میں کوئی ایسی بات پیش نہ کریں - جس کی وجہ سے کوئی جگہ ان کے دورہ سے رہ جائے -

وفد نمبر ۵

ضلع گورداسپور

مبلغین مولوی عبد الغفور صاحب - مولوی قمرالدین صاحب مولوی علی محمد صاحب اجمیری

روانگی از قادیان - ۸ر ستمبر

واپسی از دورہ ۱۳ر اکتوبر

تقسیم مبلغین حسب ذیل ہوگی -

(۱) شکر گڑھ - مولوی عبد الغفور صاحب

(۲) علاقہ تحصیل گورداسپور - مولوی قمرالدین صاحب

(۳) علاقہ تحصیل بٹالہ - مولوی علی محمد صاحب اجمیری

حسب ذیل جماعتیں ضلع گورداسپور میں ہیں :-

بھیتی بانگر - ننگل - کھارہ - ڈلہ - بٹالہ - دہرم کوٹ بگہ - وڈالہ بانگر - بھاگووال - دنخواں - اٹھوال - خان فتح علی وال جٹاں - ننگہ دال - ساد جور - لوہی ننگل - تیجہ کلاں - چیتھہ - تگالہ - دہرم کوٹ رندھاوہ - ڈیرہ نانک - تلونڈی مالہا - شاد پور - فیض اللہ چک - ستھہ غلام نبی - ہبیل چک - بازید چک - تلونڈی جھنگلاں - بیکھوواں - ہرسیاں - دیال گڈھ - گلانوالی - پھیرو چیچی - بگول - کاہنووان - سٹھیالی - کڑی افغانان - گورداسپور - اوجلہ - ببے ہالی - طالب پور بھنگواں - طالب پور جوگووال - غزنی پور - لین کرال - پٹھان کوٹ - دولت پور - شکر گڈھ - قلعہ لال سنگھ - بہلول پور - سوہل -

نوٹ :- علاقہ تحصیل شکر گڑھ میں چونکہ جماعتیں کم ہیں - اس لئے مولوی عبد الغفور صاحب غیر احمدیوں میں بھی تبلیغ کرینگے ؛

خدمتِ دین اور احمدی مستورات

میں نے پہلے بھی اس تحریک پر کچھ لکھا تھا - اب پھر اپنی معزز بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں - کہ اگر برادرم قمیال صاحب کی مفید تجویز پر عمل کیا جائے - تو سب سے بھاری فائدہ یہ ہوگا - کہ ہمیں اپنے چندوں کے لئے مردوں کا دست نگر نہیں ہونا پڑے گا - اگر ایک گھر میں ایک گھر کی مالکہ دو بیٹیاں اور دو بہوئیں ہیں اور وہ دن میں ایک ایک گھنٹہ خدا کے لئے سوت کاتتی ہیں - تو گویا پانچ عورتیں ایک دن میں پانچ گھنٹہ خدا کے لئے کام کر سکتی ہیں - اگر ایک عورت روزانہ آدھی چھٹانک سوت کاتے - تو مہینہ بھر میں وہ ایک سیر سوت کات سکتی ہے - گویا ایک گھر کی پانچ عورتیں مردوں کی جیبوں پر بار ڈالے بغیر اڑھائی روپیہ ماہوار اپنی کمائی سے چندہ دے سکتی ہیں - اسی طرح ایک کپڑا سینے والی عورت اگر دن میں ایک گھنٹہ خدا کے لئے صرف کرے - تو چار دن میں ایک قمیص بخوبی سی سکتی ہے جس کی سلائی کم از کم چار آنے بنتی ہے - اگر ایک آنہ کا بھی روزانہ کام کرے - تو دو روپے ماہوار خدا کے نام پر دے سکتی ہے - اسی طرح گھر کی تمام بیبیاں کچھ نہ کچھ کام کرکے بلکہ چکی تک پیس کر راہ خدا دے سکتی ہیں - اور اس طرح ایک غریب گھر سے بھی کچھ نہ کچھ روپے آسکتے ہیں - امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر انسان کو دن میں ضرور کچھ وقت بیٹھکر سوچنا چاہیئے - کہ دنیوی کاروبار کے علاوہ وہ آج کے دن اپنے واسطے کیا زاد آخرت انہم پہنچایا ہے -

یہ تو صرف یہی ہے کہ جس قدر بھی کام کوئی کام [illegible] کیا جائے - اس کام کو کرنے وقت اس کی یاد زیادہ ہوتی ہے - اور اس کا ذکر زبان پر جاری رہتا ہے - کسی کے واسطے اپنے ہاتھوں کی محنت سے ہدیہ تیار کرنا بڑا بھاری محبت کا ثبوت ہے - اسی طرح دن میں ایک گھنٹہ خدا کے نام پر صرف کرنے سے اپنے اعمال و افعال کے جائزہ کا وقت مل جائیگا - چونکہ وہ خدا کے کام کا وقت ہوگا - اس میں خدا کا ذکر بھی زیادہ کیا جائیگا جس سے خداوند تعالیٰ کا قرب اور محبت بڑھے گی اپنے ہاتھوں سے کام کرنا اس کی محبت اور رضاجوئی کی نشانی ہوگی - اگر کوئی دوست کسی کو زبانی کہے کہ میں تمہارے لئے ہر قسم کی سختی مصیبت اور تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں - مجھے تم ہر چیز سے عزیز ہو مگر جب کوئی کام کرنا پڑے - تو یہ کہکر چلتا بنے - کہ میں جاتا ہوں - کیونکہ میرا اپنا کام بگڑ رہا ہے - تو اس کا دوستی کا دعویٰ بالکل باطل قرار دیا جائیگا - خداوند کریم فرماتا ہے - جو تھوڑا سا کام بھی خالص میری خوشنودی کے لئے کیا جائے - میرے پاس اس کا اجر عظیم ہے -

کہتے ہیں - ایک خداپرست اور ایک دہریہ کا گھر ایک ہی جگہ تھا - خداپرست دہریہ کو ہمیشہ خدا کے بارے میں سمجھاتا مگر اسے سمجھ نہ آتی - ایک دفعہ دو تین دن لگاتار بارش ہوتی رہی - صبح کو اسے خیال آیا - کہ پرندے بیچارے بہت بھوکے ہو گئے - اس نے بہت سے دانے کوٹھے پر چڑھکر بھوکے پرندوں کو ڈالے - اتنے میں خداپرست بھی آگیا اس نے کہا - جب تمہارا خدا ہی کوئی نہیں - تو یہ دانے کیوں ڈال رہے ہو - اس نے کہا کہ یونہی ان کی بھوک پر رحم آگیا کچھ مدت گذری - کہ وہ خداپرست بیت اللہ میں طواف کر رہا تھا کہ اپنے پیچھے اس دہریہ کو بھی طواف میں مصروف پایا - اس سے دریافت کیا کہ تجھے کون راہ راست پر لایا اس نے کہا - کہ وہ جانوروں کو دانہ ڈالنا نکتہ نواز کو پسند آگیا - اس نے مجھے صراط مستقیم دکھا دیا ؛

اگر چوبیس گھنٹہ دن رات میں ایک گھنٹہ نام اللہ وقف کر دیا جائے - تو اس سے مالک حقیقی کے ساتھ عبودیت کے تعلقات میں ایک وسیع اضافہ ہوگا - اور کوئی عجب نہیں کہ اسی سے ہمارے دین دنیا کے کام سنور جائیں - اور ہم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح مبارک خوش ہو - بہت سی بہنوں نے برادرم قمیال صاحب کے ارشاد کے مطابق کچھ بننے کا کام شروع کر دیا ہے جو انشاء اللہ جلسہ پر بشرط زندگی پیش کیا جائیگا - دیکھئے اب اور کتنی بہنیں اس فرض کی ادائیگی کے لئے تیار ہوتی ہیں - اور اپنے پیارے دین کی خاطر ہاں خدا اور خدا کے محبوب اور مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر اپنا تھوڑا سا وقت نکالکر اپنے ایثار کا ثبوت دیتی ہیں - اگر یہ سلسلہ وسیع پیمانہ پر شروع ہو جائے - اور اس طرح تمام جماعت کی خاتونیں عملی حصہ لینے لگیں - تو احمدیہ سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے دوش بدوش اپنی بچیوں کے لئے اپنے چندوں سے سکول اور ہوسٹل تھوڑے دنوں میں قائم کر سکتی ہیں - جو بہنیں اس تجویز پر عملدرآمد شروع کریں - وہ بذریعہ اخبار یا خط مجھے اطلاع بخشیں -

اہلیہ ملک کرم الہی صاحب ضلعدار نہر چک نمبر ۲۴۷ براستہ ڈچکوٹ - ضلع لائل پور ؛

(اشتہارات)

معمولی اردو خوانوں کیلئے ملازمت کا وسیع میدان

اردو شارٹ ہینڈ یا فن زود نویسی

آج کل تھوڑے وقت میں بہت سا کام کرنے والے کی جو قدر و قیمت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ انگریزی میں تو اس فن کی بہت کتب موجود ہیں۔ لیکن اردو زبان میں تا حال کوئی ایسی کتاب نہ تھی۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے مکرم و مہربان جناب چوہدری گیان چند صاحب بی۔ ٹی ایس۔ ڈی ڈائرکٹر پرنسپل ڈی لٹن کمرشل کالج راولپنڈی نے کئی سالوں کی لگاتار کوشش سے اس فن کی ایک ایسی کتاب طیار کرکے پبلک کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جس کے لئے امید ہے۔ کہ پبلک ان کی قدر کریگی۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ کتاب مسودہ چند روزہ اردو شارٹ ہینڈ کو پڑھکر معمولی سے معمولی اردو خوان بھی صرف ایک ہفتہ میں بلا کسی قسم کی مدد کے فن زود نویسی کا عالم بن سکتا ہے تاجروں، سوداگروں، طالبعلموں، نقلنویسوں۔ غرضیکہ ہر قسم کے اردو خوانوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ کتاب عنقریب چھپکر طیار ہونے والی ہے۔ فوراً درخواستیں بھیجکر ضرورت مند اصحاب اپنا نام درج رجسٹر کرالیں۔ تاکہ چھپنے پر فوراً بھیجدی جائے قیمت معہ محصول ڈاک صرف پانچروپیہ۔ جلد سنہرا۔ چھپائی دیدہ زیب۔

ملنے کا پتہ

شیخ الٰہی بخش رحیم بخش بسیلہ۔ پبلشرز۔ گجرات پنجاب۔

سچے مذہب کی پہچان } بمقابلہ مخالفین اسلام تحدی بوعدہ انعام دو ہزار ۲ ر

چالیس ہزار کو فائدہ ہوا } انگریزی ترجمہ۔ اس سے انگریزی زبان اور ترجمہ ایسا آسان ہوا کہ چالیس ہزار جلدیں فروخت ہوگئیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر دوم ۱۲ر سوم ۱۲ر

کمپوزیشن خطوط نویسی انگریزی } اس سے مڈل اور انٹرنس والوں کو جواب مضمون لکھنا اور انگریزی چٹھیاں لکھنا جلد آجاتا ہے۔ قیمت حصہ اول ۸ر دوم ۱۰ر۔ علاوہ محصولڈاک۔

پتہ:۔ ماسٹر عبد الرحمٰن بی اے قادیان۔

اعتراضات کو نمبروار توڑا گیا ہے۔ اس سے ہزار ہا کو ہدایت نصیب ہوئی۔ قیمت حصہ اول ۵ر۔ دوم ۵ر۔ سوم ۵ر

وفات عیسیٰ } حضرت عیسیٰ کی وفات قرآن احادیث و تفاسیر سے ۲ر

احمدی و غیر احمدی کا مقابلہ } اہل پیغام پر حجت ۲ر

سکولوں و کالجوں کے طلباء کیلئے ہدایت نامہ } صرف نوجوانوں اور والدین کے لئے۔ ۵ر

خلافت و امامت } بچوں کے لئے بطور سوال و جواب حقیقت اسلام و ضرورت امام۔ ۱ر

ضروریات زمانہ

اخلاق محمدی } احادیث نبوی سے اخلاقی مضامین کا مجموعہ از بچوں جوانوں بوڑھوں اور عورتوں کے لئے ہر قسم کا وعظ جس کے بغیر انسان کامل مومن نہیں بن سکتا اخلاق اسلام کی بنیاد۔ بدخلق دوزخی ہوتا ہے (حدیث) ۱۲ر

غیر احمدیوں کے تمام سوالوں کا جواب } کتاب مسیح موعود و علماء زمانہ میں مخالفین کے

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل) (ایڈیٹر)

(اشتہارات)

اطلاع از جانب صیغہ قضاء (۱)

تمام ان احباب کی خدمت میں جن کی شکایات کانتی پور کی اراضی کے متعلق محکمۂ قضاء اور امور عامہ میں آئی ہوئی ہیں گذارش کی جاتی ہے۔ کہ میں نے بطور کمیشن تمام مدعا علیہم کو مختلف تاریخوں پر قادیان تصفیہ کے لئے بلایا تھا۔ مگر باوجود مختلف موقعوں پر بلانے کے کسی ایک موقعہ پر بھی وہ لوگ ایسی صورت اور اتنی تعداد میں حاضر نہیں ہوئے۔ کہ کوئی کارروائی کیجا سکے اس لئے اب بطور آخری نوٹس کے ان لوگوں کو لکھا گیا ہے۔ کہ یا تو وہ لوگوں کی رقوم کی واپسی کا احسن اور قابل اطمینان انتظام کریں۔ ورنہ ہم شکایت کنندگان کو اجازت دینگے۔ کہ وہ انگریزی عدالت میں دیوانی یا فوجداری نالش کرکے اپنے حقوق حاصل کریں۔ یہ آخری نوٹس آج روانہ کیا گیا ہے۔ آپ لوگ پندرہ روز اور انتظار کریں۔ پندرہ روز کے بعد ان کے متعلق آخری فیصلہ کی اطلاع آپ لوگوں کی خدمت میں کردی جاویگی۔

سید محمد اسحاق قاضی جماعت احمدیہ دارالامان قادیان

آنکھ کی بے نظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کی ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

بچوں کو موٹا تازہ طاقتور بنانیوالے

اور ان کی بخار کھانسی۔ بدہضمی۔ دودھ ڈالنا۔ دست ہونا پسلی چلنا پیٹ پھولنا۔ کھل کر پیخانہ نہ ہونا وغیرہ ہر ایک بیماری کو دور کرنے کے لئے حکیم تلسی پرشاد اگروال کی گورمنٹ سے رجسٹری کی ہوئی

بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ)

ایک مشہور سچی سودیشی امرت صفت دوا ہے۔ اسکو میٹھا اور ذائقہ دار ہونیکی وجہ سے بچے خوش ہو کر پی لیتے ہیں۔ اگر یہ گھٹی اچھو بیلے بچے کو پلادی جایا کرے تو بچے ہمیشہ تندرست رہیگا اور کبھی کوئی بیماری نہ آویگی۔ قیمت فی شیشی ۵ محصول ڈاک الگ۔ دوکاندار دوں اور ایجنٹوں ۵ بارہ شیشی لینے [illegible] کی قیمت ۱۲ محصول ڈاک معاف اشتہارات وسائن بورڈ ہمراہ پارسل مفت۔ فروخت نہ ہونے پر واپسی کی شرط بازاروں ہر دیسی انگریزی دوا فروشوں کے ہاں نہ ملے تو

بال جیون گھٹی کارخانہ علی گڑھ شہر سے منگاؤ

مفت فہرست۔ دس ہزار مشہور لوگوں کے نام سے [illegible] رسالہ [illegible] مفت منگائیے

ولایت کی نئی کاریگری

ایک دن میں تین شکلیں بدلنے والی کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی سے بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو۔ پھر دیکھو۔ کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار سا ہو کار بھی یکایک نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ جہاں دکھائیے انہیں کوئی دو سو روپے سے کم نہیں بتا سکتا گھٹا تو بتا لو۔ کسوٹی پر لگا لو سونے ہی کا کس آئیگا۔ ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے دو چار الگ ہو جائیں۔ تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب مل گئیں۔ تو عمدہ قسم کی بیل معلوم ہوتی ہیں۔ اور سب الگ ہو جائیں تو لہریہ پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں اگر عورتوں میں بیٹھیں تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں۔ انہیں دیکھکر دنگ رہ جائینگی۔ اور کہیں گی۔ ہمیں بھی منگا دو۔ سب کی نظر ان پر پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ ان چوڑیوں کا ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ملمع وغیرہ نہیں۔ جو اتر جائے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا دام ۸؍ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ زیبائش کے ساتھ ناپ آنا ضروری ہے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ایس۔ اے اصغر اینڈ کو ٹمیا محل دہلی

اندرون قصبہ قادیان میں نہایت عمدہ موقعہ پر

قریباً دو کنال زمین سکنی قابل فروخت

جو قصبہ قادیان کے اڈا خانہ میں عین چوک کے اندر واقع ہے۔ جس کے دو طرف سے بڑی سڑک گذرتی ہے۔ پردہ کی دیوار تمام پختہ اور نئی ہے۔ قیمت ایک سو پچیس روپیہ فی مرلہ مقرر ہے۔ تمام قطعہ سالم فروخت کیا جائیگا۔ ہاں کئی احباب مل کر خرید سکتے ہیں۔ نہایت عمدہ موقع کی جگہ ہے۔ اس کے متعلق ہر طرح سے اطمینان حاصل کرنے کے خواہشمند احباب حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ اور سودا کا تصفیہ میرے ساتھ اور میری غیر حاضری کی صورت میں مکرمی جناب شیخ عبد الرحمن صاحب فاضل مصری کے ساتھ کرنا ہوگا۔ (مجھے غالباً آخر جولائی میں قریباً دو ماہ کے لئے باہر جانا ہوگا)

خاکسار: محمد اسماعیل احمدی مولوی فاضل قادیان

ضرورت ہے

امیدوار جو کہ سٹیشن ماسٹری ٹیلیگراف کا کام ریلوے و گورنمنٹ کی ملازمت کیلئے سیکھنا چاہیں۔ بہترین کامیاب تعلیم۔ بورڈنگ کا معقول انتظام۔ کرایہ ریل بمطابق قواعد۔ دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

سول ٹیلیگراف کالج (رجسٹرڈ) دہلی

اگر آپ بیکار ہیں یا تنخواہ کم ہے۔ گذارہ نہیں ہوتا۔ یا دوکان میں ترقی دینا چاہتے ہیں۔ تو سی۔ پی اسٹور عبید اللہ گنج "جی آئی پی ریلوے" کو لکھیئے۔

ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۱۷ر جولائی۔ ایوان عام (چیمبر) کے اجلاس میں آج حکومت کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں ۲۴۳ ووٹوں کے مقابلہ میں ۲۹۲ ووٹوں سے شکست ہو گئی۔ چنانچہ موسیو بریاں نے استعفیٰ دیدیا۔

لنڈن ۔ ۱۶ر جولائی۔ زمانہ جنگ میں سر ولیم ارپن نے جو تصاویر بنائی تھیں۔ اور جن کی تعداد ۳۶ ہوتی ہے۔ آج کرسٹی کی دوکان پر ۱۲ ہزار ۸ سو ۵ گنی یعنی تقریباً دو لاکھ روپے میں فروخت ہو گئیں۔ صرف مسٹر ووڈرو ولسن آنجہانی (سابق صدر جمہوریہ ریاستہائے متحدہ امریکہ) کی تصویر ۳۹ ہزار روپیہ میں بکی ہے۔ اسی طرح جنرل بوتھا کی تصویر سات ہزار دو سو روپیہ میں۔ مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر رابرٹ بورڈن کی بھی اتنی ہی قیمت میں فروخت ہوئی ہیں۔ جنرل اسمٹس کی تصویر کی قیمت چھ ہزار روپیہ لگی۔ اور مہاراجہ بیکانیر کی تصویر دو ہزار اٹھ سو میں فروخت ہوئی۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ قاہرہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مکہ معظمہ میں ہر سال ایک اسلامی مؤتمر حج کے موقعہ پر ہوا کرے گی۔ جس میں مختلف مسائل پر غور و خوض ہوا کرے گا۔ اور ترقی اسلام کے وسائل سوچے جایا کریں گے۔

ویانا ۔ ۱۷ر جولائی۔ رومانیہ کی ایک سرکاری خبر رساں ایجنسی مظہر ہے۔ کہ رومانوی سپاہیوں کا ایک زبردست دستہ اور چند دمدمہ بلغاروی رومانوی سرحد پر بدیں غرض بھیج دیئے گئے ہیں تاکہ سرحد کی فوجیں اور مضبوط ہو جائیں۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ فرانسیسی فرینک کی قیمت اس قدر گر گئی ہے۔ کہ ایک پونڈ کے عوض ۲۳۹،۲۵ فرانسیسی اور ۲۲۰ بلجیم کے فرینک ملتے ہیں۔

پیرس ۲۰ر جولائی۔ فرینک کی قیمت گرتی جاتی ہے۔ اور اشیاء کی قیمت چڑھتی جاتی ہے۔ تاجر مضطرب ہیں۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ سر عباس علی بیگ نے جو ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۷ء تک ہندوستانی کونسل کے رکن تھے "ٹائمز" کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے موجودہ بڑھتے ہوئے عناد کا اولین منبع ہندو سبھا کی شدھی کی سرگرمیاں ہیں صاحب مکتوب کا بیان ہے۔ کہ ان سرگرمیوں کو برطانی حکمت عملی یا آئینی اصلاحات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ٹوکیو ۱۹ر جولائی۔ آج ناگانو میں خوفناک فساد ہو گیا۔ ۱۵ ہزار شہریوں نے مسٹر یوستانی کی حکمت عملی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ایک مظاہرہ کیا۔ غیظ آلودہ انبوہ عوام دفتری عمارتوں پر ایک طوفان کی طرح ٹوٹ پڑا۔ گورنر کو برآمدہ سے پکڑ کر ٹھوکریں ار مار کر نیچے پھینکا۔ اور اس کے بعد انبوہ اس پر ٹوٹ پڑا۔ اور اسے مار مار کر بے ہوش کر دیا۔ مکان میں داخل ہو ساز و سامان کو توڑ پھوڑ کر ستیاناس کر دیا۔ چیف آف پولیس کے مکان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا۔ اور ایک اخبار کے دفتر کو بھی جس نے واقعات کی اطلاع شائع کی تھی نقصان پہنچایا گیا۔ گورنر نے مزید فساد کے اندیشے سے فوج سے حفاظت طلب کی ہے۔

شملہ ۲۰ر جولائی۔ پارلیمنٹ میں دفتر وزیر ہند کے اخراجات کا تخمینہ پیش کرتے وقت مسٹر ونٹرٹن، نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ گذشتہ نو ماہ کے عرصہ میں یعنی جمعیت ملی کے اجلاس منعقدہ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے بعد سے ملک میں سوراجیوں کا اثر روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ گذشتہ دو سالوں کے عرصہ میں حکومت اور غیر سرکاری ارکان کے جن میں سوراجی بھی شامل ہیں تعلقات خوشگوار ہوتے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں بولشویکی تحریک کے متعلق نائب وزیر ہند نے بتایا۔ کہ گذشتہ سال بھر میں کوئی بالشویکی کارروائی نہیں ہوئی۔ فرقہ وارانہ تنازعات کے متعلق آپ نے کہا۔ کہ گذشتہ چار سال کے دوران میں فرقہ وارانہ کشیدگی برابر بڑھتی گئی ہے۔ سب سے پہلے ۱۹۲۵ء میں پنجاب میں ہندو مسلمانوں میں کشیدگی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد سے برابر وسعت اختیار کرتی گئی۔ اب بغیر کسی مبالغہ کے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آج ہندوستان میں کوئی ہندو یا اسلامی تہوار امن کے ساتھ گذر نہیں سکتا۔ تاوقتیکہ پولیس کا مکمل انتظام نہ ہو حکومت پر یہ الزام کہ اس نے ان تنازعات کو رفع کرنے کی طرف کوئی کوشش نہیں کی قطعاً بے بنیاد ہے۔

طہران ۲۰ر جولائی۔ سپہدار اعظم نے جو ایک مشہور و معروف ایرانی رئیس تھے۔ اور کسی زمانہ میں وزیر اعظم بھی رہ چکے تھے۔ اس وجہ سے خودکشی کر لی۔ کہ وہ بقایا مالگذاری کا روپیہ ادا نہیں کر سکے تھے۔ آپ ایران کے متمول ترین امراء بھی خیال کئے جاتے تھے۔

لنڈن ۱۸ر جولائی۔ تقریباً ایک ہفتہ ہوا۔ بورلیس شاہ بلغاریہ ملک اطالیہ سے سوئزرلینڈ روانہ ہو گئے تھے۔ طبیعت کچھ متفکر سی نظر آتی تھی۔ لیکن جب سے وہ مقام میلان میں ٹرین میں سوار ہوئے تھے۔ اس وقت سے شاہ مذکور کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ بلغاریہ میں داخلی گڑبڑ کی خبریں آ رہی ہیں۔

سراجیوا ۱۸ر جولائی۔ دریائے ڈینیوب کے پشتے اور بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے مقامات اباطین و نیوشار واقع سربیہ میں میلوں تک قطعات اراضی غرقاب ہو گئے ہیں۔ مکانات بیٹھ گئے۔ مویشی دریا برد ہو گئے۔ جو کچھ مکانات بچے ہیں۔ انکی چھتوں پر آدمی چڑھے بیٹھے ہیں جن کی جانیں کشتیوں کے ذریعہ بچائی جا رہی ہیں مقام کالوسقہ میں جہاں دریا کا پانی کھڑا تھا۔ اربوں مچھر پیدا ہو گئے جن کی وجہ سے تمام علاقہ میں ملیریا پھیل گیا ہے۔

لنڈن ۱۹ر جولائی۔ دار العوام میں بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ارمزی گور نے کہا۔ کہ یہودیوں کے ۴۰ خاندان کے جو فلسطین میں بود و باش اختیار کرنے کے لئے جا رہے تھے بغداد میں روک دیئے جانے کے مسئلے کے متعلق مجلس عاملہ صیہونیت فلسطین تحقیقات کر رہی ہے۔ اور وہ جلد از جلد ہائی کمشنر کو اپنی روداد بھیج دے گی۔ مجھے اس بات پر شبہ ہے۔ کہ مزدوروں کی فہرست میں شامل ہونے کے بغیر ان یہودی خاندانوں کے لئے فلسطین میں داخل ہونے کے وسائل موجود ہیں۔

لنڈن ۲۱ر جولائی۔ سر ہربرٹ نیلڈ جو یارک کے مقدمات کی یادداشتیں رکھنے پر مامور ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ مجسٹریٹوں کی بہ نسبت وہ عورتیں زیادہ سخت گیر ثابت ہوئی ہیں۔ جو عدالتی جرگوں میں مدعو کی جاتی ہیں۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ مقام یارک میں جو دسلیین کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس نے آج عام اصول کی بنا پر یہ بات قبول کر لی کہ عورتوں کو پادری کا منصب دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ شادی کر لینے کے بعد مستعفی ہو جائیں۔

لنڈن ۲۰ر جولائی۔ ویسٹ منسٹر گزٹ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹیک الیائس والے کارخانہ نے ۳۰ لاکھ پونڈ کا ٹھیکہ لیا ہے۔ کام یہ ہے۔ کہ دریائے ٹیمز کو ۴۰ فٹ گہرا کیا جائے۔ تاکہ اس میں بڑے بڑے جہازوں کی آمد و رفت ہو سکے۔ اور جہازوں سے مال اترنے کی جگہ بنائی جائے۔ جو پانی پر تیرتی ہے۔

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۲۳ر جولائی۔ ایلین کا بھیم جو ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر الہ آباد سے روانہ ہوئے تھے۔ آج صبح کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔

کولمبو ۲۲ر جولائی۔ قانونی کونسل کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں سکرٹری نو آبادیات نے فرمایا۔ کہ گورنمنٹ اس معاملہ کو نہایت سنگین خیال کرتی ہے۔ کہ بعض رومن کیتھولک پادریوں نے چند ہندو ملزمین کی سزا معاف کرا دینے کے لئے جو کہ رومن کیتھولک فرقہ کے طریقہ پر عیسائی بنا لئے گئے۔ بطور معاوضہ ان سے قطعات اراضی حاصل کئے۔ لیکن ہم کو یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ تعزیرات ہند کے دفعات کے مطابق ان پادریوں پر مقدمہ چلانا مناسب نہیں ہے۔

دہلی۔ لاہور۔ ملتان۔ امرتسر۔ پونہ۔ احمد آباد۔ ناگپور اور الہ آباد۔ میں محرم بخیریت گذر گیا۔ [illegible]

(منشی عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)